© rasailojaraid.com

مضمون غیر

نیچریونکی نسبت سوال و جوابات

سوال اول

نیچریونکا یہہ قول[۱] ہے کہ بہشت و دوزخ وغیرہ متعلق معاد و آخرت کوئی چیز محسوسی نہیں ہے فقط عوام کی ترغیب کے واسطے اللہ اور رسول نے یہہ سب باتین کہی ہین اور در واقع مین ان سب چیزون کا اعتقاد کرنا بیہودہ پن ہے اور یہہ بھی کہتے ہین کہ اگر بہشت مین حورین ہون اور بہشتیون کو شراب ملے تو بے مبالغہ ہماری خرابات اس سے ہزار درجہ بہتر ہین اور مسلمان جس صفت سے مانتے ہین اُسکو بطور استہزا و تمسخر کے منوا مالی کا باغ اور کلوا لونارہ کی بھٹی کہتے ہین اور مُردون کا ساتہہ جسم کے قبرون سے اوٹھنا اسکا بھی اونکو انکار ہے آیا یہہ عقاید اونکو اسلام سے نکالتے ہین یا نہیں۔

جواب

ایسے عقیدیکا آدمی ہرگز مسلمان نہین ہے گو عوام کے فریب دینی کے لئے ظاہر اسلام کا اقرار کرتا ہو اور اِس آیت کا مصداق ہے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُولُ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَبِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا ھُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰہَ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَمَا یَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَھُمْ وَمَا یَشْعُرُوْنَ اور وہ آیات جنمین بہشت و دوزخ و حور و قصور کا بیان ہے اون کے ظاہر معانی کو نماننا ملحدونکا کام ہے کہا ہے مُلّا علی قاری نے شرح فقہ اکبر مین ان ما اخبر اللہ تعالیٰ من الحور والقصور والانہار والاشجار والاثمار لاھل الجنۃ ومن الزقوم والحمیم والسلاسل والاغلال لاھل النار حق خلافا للباطنیۃ والعدول عن ظواھر النصوص الی معان یدعیھا اھل الباطن الحاد یعنی بیشک جو خبر دی اللہ تعالیٰ نے حور و قصور و نہرون اور درختون اور پہلونکی اہل جنت کیواسطے اور زقوم و آب گرم و زنجیرین و طوقون کے واسطے اہل نار کے سو حق ہے اسمین فرقہ باطنیہ کا خلاف ہے اور ظاہر نصوص سے عدول کرکے ایسے معنی کا لینا جسکا

[۱] دیکھو تفسیر نیچری صفحہ ۳۰ و ۳۰۷ لغایت ۳۰۹ جسکا حاصل اشاعۃ السنہ نمبر ۵ جلد ۳ صفحہ ۱۵۱ وغیرہ مین موجود ہے۔ ایڈیٹر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اہل باطن دعوی کرتے ہین الحاد ہے اور کہا ہے ملا عبد الحکیم نے حاشیہ خیالی مین فتاویل الفلاسفۃ لدلائل حدوث العالم ونحوہ مثل الجنۃ والنار والتنعیم والتعذیب لا یدفع کفرهم لان ذلک من ضروریات الدین والتاویل فی ضروریات الدین لا یدفع کفرهم یعنی فلاسفون کے تاویل کرنی دلایل حدوث عالم اور اوسکی مانند مین مثل جنت ونار وتنعیم وتعذیب کے اون کے کفر کو دفع نہین کرسکتی ہے کیونکہ بہت چیزین ضروریات دین سے ہین اور تاویل کرنی ضروریات دین مین کفر کو دفع نہین کرسکتی ہے اور یہہ وہی فلاسفہ ہین کہ جو مسلمان تہے بسبب چرچا لے فلسفیت کی عقل کے بدہضمی سے احکام قرآنی وحکمت یونانی مین تطبیق دینی چاہتے ہین اور راہ تزندق کی اختیار کی ہے اور بہشت ودوزخ کے اعتقاد کو بیہودہ پن کہنا عین زندیق پن ہے اور جو یہہ کہتے ہین کہ ہماری خرابات اس سے ہزار درجہ بہتر ہین وجہ اوسکی سوای اسکے نہین ہے کہ ایسے عقیدہ کے آدمی ہمیشہ کے لئے جہنم کے کندے ہون گے مسلمانون کی جنت سے محروم رہین گے پس ایسی حالت مین دنیا کی نعمتین اون کے حق مین بہ نسبت بہشت کے بے شبہ ہزار درجہ یعنی بلکہ لاکہہ درجہ بہتر ہون گے اور ضروریات دین کے ساتھ جو ٹھٹھہ اور تمسخر کرتا ہے قیامت مین اللہ تعالیٰ اس مسخرہ کو اسکے بدلے مزہ چکہا دیگا کما قال واللہ یستہزئ بہم اور مردے کا جسم کے ساتھ قبر سے اوٹہنا ضروریات دین سے ہے اسکے انکار مین بھی بیشک یقینی کفر ہے جیسا کہ فرمایا شارح مقاصد نے وبالجملۃ فاثبات الحشر من ضروریات الدین وانکارہ کفر بیقین

سوال دوم

بہشت ودوزخ وغیرہ کے انکار سے نیچری کافر وملحد کیونکر ہو سکتے ہین اسواسطے کہ کلمہ گو اور اہل قبلہ سے ہین اور اصول مقررہ ومسلمہ سے اہلسنت وجماعت کے یہ ہے لا نکفر احدا من اہل القبلۃ یعنی کسی اہل قبلہ کی تکفیر کی نہین جاسکتی ہے۔

جواب

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فقط کلمہ پڑھنے سے کوئی اہل قبلہ نہین ہو سکتا ہے منافق بہی کلمہ پڑہتے تہے جنکی شان مین اللہ تعالی نے فرمایا ہے ان المنافقین فی الدرك الاسفل من النار اصطلاح شرع مین اہل قبلہ وہ لوگ ہین جو ضروریات دین پر اتفاق رکہتے ہون بیشک سوای ضروریات دین کے اور مسایل اختلافیہ اجتہادیہ مین اُن لوگونکی تکفیر نہین چاہئیے اور جو لوگ ضروریات دین سے انکار کرتے ہون وہ اہل قبلہ نہین ہین انکی تکفیر مین کچہہ باک نہین وہ تو بالاتفاق کافر ہین جیسا کہ اہلسنت وجماعت کے عقاید کے کتابون سے ظاہر ہے خیالی نے اپنے حاشیہ شرح عقاید نسفی مین لکہا ہے معنی ھذہ القاعدۃ انہ لا یکفر فی المسائل الاجتہادیۃ اذ لا نزاع فی تکفیر من انکر ضروریات الدین یعنی معنی اس قاعدہ کا یہہ ہے کہ اہل قبلہ کی تکفیر مسایل اجتہادیہ مین نہین کیجاویگی کیونکہ منکر ضروریات دین کے تکفیر مین کسیکو نزاع نہین ہے۔ ایسا ہی ملا عبد الحکیم نے حاشیہ خیالی مین کہا ہے (چنانچہ اسکی اصل عبارت صفحہ ۲ مین منقول ہو چکی ہے۔ یہان سے نیچریون کے تکفیر صاف ظاہر ہے اسلئے کہ یہہ لوگ بہشت و دوزخ سے جو ضروریات دین سے ہین انکار کرتے ہین اور بہ سبب بدلنے معنے جنت و نار کے کفر سے نہین بچ سکتے ہین اور کہا ہے ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر مین

اعلم ان المراد باھل القبلۃ الذین اتفقو علی ما ھو من ضروریات الدین کحدوث العالم وحشر الاجساد وعلم اللہ بالکلیات والجزئیات وما اشبہ ذلك من المسایل المھمات فمن واظب طول عمرہ علی الطاعات والعبادات مع اعتقاد قدم العالم او نفی الحشر او نفی علمہ سبحانہ بالجزئیات

تو جان اے تو کہ بیشک اہل قبلہ سے وہ لوگ مراد ہین جو ضروریات دین پر اتفاق رکہتے ہون جیسے کہ عالم کا حادث ہونا اور کلیات اور جزئیات کا اللہ تعالے کو علم ہونا اور قیامت مین مردون کا جسم کے ساتھ اوٹھنا اور مشابہ اوس کے دین کے بڑے بڑے مسئلہ ہین۔ پس جو شخص کہ اپنی عمر بہر طاعت کرتا رہا اور عالم کو قدیم مانتا گیا اور جسم کے ساتھ مردون کے اوٹھنے کا اور اللہ تعالی کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لا یکون من اہل القبلۃ وان المراد بعدم تکفیر احد من اہل القبلۃ عند اہل السنۃ انہ لا یکفر ما لم یوجد شیٔ من امارات الکفر وعلاماتہ ولم یصدر منہ شیٔ من موجباتہ

علم جزئیات کا قایل نہ ہو وہ اہل قبلہ سے نہیں ہے اور بیشک اہلسنت و جماعۃ کے نزدیک عدم تکفیر سے اہل قبلہ کی یہہ مراد ہے کہ جبتک کفر کی نشانیون سے کچھہ نپائی جاے اور اسباب سے اسکے کوئی سبب ورنہ ہو تکفیر نہین کیجائیگی .... اس سے اہل قبلہ کی ماہیت اچھی طرح سے ظاہر ہو گئی اور قاعدہ مقررہ مسلمہ اہلسنہ و جماعہ کا مطلب خوب حل ہو گیا اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ حشر اجساد کا اعتقاد رکھنا بہی ضروریات دین سے ہے اسکا نہ ماننے والا کافر ہے اہل قبلہ نہین ہے اور ملا علی قاری کیطرح بحر آبادی نے بہی حاشیہ شرح عقائد نسفی مین لکھا ہے بوجہہ طوالت کے نقل نہین کیا جاتا – اور کہا ہے قاضی عضد الدین نے مواقف مین کہ

ولا یکفر احد من اہل القبلۃ الا فیما فیہ نفی الصانع القادر العلیم او شرک او انکار النبوۃ او ما علم مجیئہ بالضرورۃ او المجمع علیہ کاستحلال المحرمات واما عداہ فالقائل بہ مبتدع لا کافر انتہی –

کسی اہل قبلہ کی تکفیر نہین کیجا سکتی ہے مگر جن صورتہین مین صانع قادر دانا کی نفی ہو یا شرک ہو یا نبوت کا انکار ہو یا ایسی چیز کا جسکا دین مین پایا جانا بالبداہتہ معلوم ہو یا مسئلہ اجتماعی کا جسپر سب کا اتفاق ہو مثل حلال جاننے حرام چیزون کے اور جو چیزان سب کے سوا ہی اسکا قایل مبتدع ہے نہ کافر انتہی –

سوال سوم

حضرت شیخ محی الدین عربی علیہ الرحمہ سے تفسیر ہے اسمین باطن معنی کو اختیار کیا ہے اور ظاہر معنی سے اونکو انکار ہے اور یہی اونکا مذہب تھا اہل نیچر نے بھی اکثر مقام مین ایسا ہی کیا ہے بلکہ بعض جگہہ مین کلام شیخ کے ساتھ استدلال کیا ہے اسی جہت سے بعض نیچری اپنے کو متبع شیخ کہتے ہین پہر یہہ لوگ ملحد و بیدین کیونکر ہو سکتے ہین

جواب

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حضرت شیخ کی وہ کتاب جو عوام مین تفسیر مشہور ہے حقیقت مین تفسیر نہین ہے خود اُس کتاب کے خطبہ مین فرماتے ہین کہ مین تفسیر کے گرد گھومنے والا نہین ہون اور اُسکے لئے حد معین ہو چکا اوسمین رائی کو کچھہ دخل نہین ہے جس شخص نے اپنی رائے سے تفسیر کہی پس تحقیق کافر ہوا اور مین تاویل کرتا ہون اور اوسکی حد تک نہین پہنچا ہون - ہوسکتا ہے کہ دوسرا شخص اوس سے عمدہ تاویل کرے اور یہہ میری تاویل ارباب ذوق کیواسطے نمونہ ہے تا حسب استعداد کے تلاوت کے وقت مخفیات غیب سے مکشوف ہون اور اون پر کیا موقوف ہے جتنے اہل اسلام ارباب اشارات سے ہین سب کے سب ظاہر معنی قرآن کو حق سمجھتے ہین اور اوس کے ساتھہ کہتے ہین کہ فلان آیت مین فلان امر کی طرف اشارہ ہے اور اس کہنے سے اون کی یہہ غرض نہین ہے کہ معنی ظاہر مراد نہین ہے جیسا کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رسالہ تکمیل الایمان مین فرماتے ہین واہل تحقیق از ارباب اشارات گویند کہ مراد منصوص معانی ظاہر است قطعاً وباوجود آن دران رموز واشارات است کہ با ظواہر منافات ندارد مثلاً فرعون وموسی در خارج ہستند وقضایا ووقایع کہ درمیان ایشان وقوع یافت ثابت شدہ است وباوجود آن اگر تہ اشارتے بقضیہ روح ونفس مثلاً دارند صورتے دارد نہ آنکہ گویند این نہ موسی ہست نہ فرعون ہمان روح ونفس است فقط وہمچنین فاخلع نعلیک امر است بموسی علیہ السلام کہ در امدن بوادی مقدس براہ ادب رود ونعلین خود را کشد وپائے برہنہ باید وباوجود آن اشارت است باخراج کونین واسقاط از نظر در مقام قدس ومحبت مولی نہ آنکہ اینجا نہ وادی مقدس است ونہ موسی ونہ نعلین کفر باوہ ترونامعقولتر ازین نمی باشد - اور کہا ہے ملا علی قاری نے

واما العدول عن ظواهرها الى معان يدعيها الملاحدة والباطنية فزندقة وكذا ماذهب اليه بعض الصوفية من

شرح فقہ اکبر مین ظاہر معنی سے عدول کرکے اُن معنی کا اختیار کرنا جسکا اہل باطن وملحد دعوی کرتے ہین عین زندیق پن ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ان النصوص على ظاهر العبارات الا ان فيها بعض الاشارات فهو من كمال الايمان وجمال العرفان كما نقل عن الامام حجة الاسلام في قوله عليه السلام لا يدخل الملائكة بيتا فيه كلب اشارة الى ان رحمة الله لا يدخل قلبا ارتسخ فيه صفات سبعية —

بخلاف اسکے کہ جنکی طرف بعض صوفیہ گئے ہین کہ نصوص کتاب و سنت اپنی ظاہر عبارت پر ہین لیکن ان مین بعض اشارات ہین پس وہ کمال ایمان اور خوبی عرفان سے ہے جیسا کہ امام حجۃ الاسلام سے منقول ہے کہ اس قول مین پیغمبر علیہ السلام کے کہ جس گھر مین کتا ہوا وسمین فرشتے نہین داخل ہوتے ہین اس بات کیطرف اشارہ ہے کہ جس قلب مین صفات درندے چارپایون کی راسخ ہون اُس قلب مین اللہ کی رحمت نہین داخل ہوتی ہے انتہی۔ ہان فرقہ ملاحدہ باطنیہ قرامطہ اسماعلیہ وغیرہم ظاہر معانی سے انکار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ مقصود خدا کا باطن معنی ہے اور باطن مانند مغز اور ظاہر مثل پوست کے ہے یہانتک کہ صلوۃ سے رسول مراد لیتے ہین اور معنی زکوۃ تزکیہ نفس کہتے ہین اور مراد کعبہ وصفا سے نبی اور باب و مروہ سے علی ہین غرضکہ اسی طرح جمیع احکام ظاہر شرع کو سوا نہ تاویلات فاسدہ کے باطل کر ڈالا ہے اور انہین مزخرفات کو مراد خدا ٹھہرایا ہے اسی لئے وہ بالاتفاق کافر ہین کسی نے اُن کے کفر مین اختلاف نہین کیا ہے اور انہین کے حق مین شیخ محدث دہلوی نے تکمیل الایمان مین فرمایا ہے مقصود این ملاحدہ ابطال و افساد دین است خذلہم اللہ نیچریہ کے پیشوا بھی ملاحدہ ہین کیونکہ یہ لوگ بھی اکثر مقام مین ظاہر معنی سے انکار کرتے ہین اور آیات قرآن کے ایسے معنی لئے ہین کہ جنکو الفاظ سے کچھ مناسبت نہین ہے اور جن پر لغت عرب شہادت نہین دیتی ہے قرآن شریف کو ایسے معانی لیکر بدرجہا سے بھی زیادہ ادق کر دیا ہے اور اونکی تفسیر مہمل ہونے مین کلام جعفر زٹلی سے بھی سبقت لیگئی ہے ہرگز یہ لوگ متبع شیخ نہین ہین اون کے اتباع کا دعوی محض جھوٹ ہے اس بات کے شہود

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کرنے سے عوام مسلمانون کو دہوکا دیکر زندقہ والحاد کیطرف بلانا ہے ورنہ کہان شیخ اور کہان یہہ شیخ تو ولی اللہ تہے ان لوگون کو ان کی تقلید واتباع سے کیا سروکار اور حضرت شیخ تو صدہا عجائبات کو جنکو نیچریہ خلاف قانون فطرت وغیر ممکن کہتے ہین محال نہین سمجھتے ہین مثلاً نیچریہ اصحاب فیل کے ہلاکت کو چیچک کے عارضہ سے کہتے ہین اور حضرت قدس سرہ فرماتے ہین کہ چڑیون نے سنگریزہ سے ہلاک کیا جیساکہ قرآن مجید کی ظاہر عبارات سے ثابت ہے چنانچہ اس مضمون کو اپنی اُس کتاب مین جو تفسیر مشہور ہے لکہا ہے چونکہ عربی زبان مین ہے اسلئے یہان فقط ترجمہ ہندی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ وہ کتاب تو نیچریون کی قدردانی سے بہت پہیل گئی ہے اور باسانی ملسکتی ہے جسکو شک ہو وہ دیکہہ لے فرماتے ہین کہ یہہ واقعہ رسول اللہ صلعم کے زمانہ کے قریب ہوا ہے اور اللہ کے قدرت کی علامتون سے ایک علامت اور اوسکے غضب کے ایک نشانی ہے اوس شخص پر جسنے اوسکے حرم کی بحرمتی پر جرأت کی اور چڑیون کو مارنیکے لئے خدا کی طرف سے الہام ہوا تہا وہ بہ نسبت انسان کے اللہ کے الہام کو جلد قبول کرسکتے ہین کیونکہ وہ سادہ مزاج ہین اور چہوٹی چہوٹی کنکریون سے اُس خاصیت کی جہت سے کہ اللہ تعالی نے اُنہین امانت رکہی ہو ابرہہ اور اوس کے لشکر کا ہلاک ہونا کوئی تعجب کی بات نہین ہے جو شخص عالم قدرت پر مطلع ہوا اور اسکے لئے حکمت کا پردہ کہلجائے وہ اِس قسم کی عجائبات کے بہید کو سمجہیگا۔ پہر اُسکے بعد اپنے زمانہ کا ایک واقعہ بیان فرماتے ہین کہ شہر ابی وردمین چوہون کا غلبہ ہوا تمام زراعت کو برباد کرکے دریائے جیحون کے کنارے جنگل مین چلے گئے اوس سے ہر ایک نے ایک ایک لکڑی لی اور اوسپر چڑہ کے پار اوتر گئے۔ کیا نیچریون نے اِس قصہ کو اونکی کتاب مین نہین دیکہا ہے اگر دیکہا ہی ہو تو کیا عجب ہے کہ فارجو عربی مین چوہے کو کہتے ہین اوس سے کوئی قوم خاص جنگلی آدمی مراد لیا ہو جیسے کہ طیر سے چیچک جن سے چہپا ہوا آدمی ابلیس سے قوۃ بہیمیہ ملائکہ سے قوۃ ملکیہ جو انسان کے اندر ہین مراد لیتے ہین کیونکہ چوہون کا ایسا فعل اُنکے کوڑہ مغز سے باہر ہے اور نیز آیۂ کریمہ

© rasailojaraid.com

فقلنا لهم كونوا قردة خاسئين کے یہہ فرمایا ہے کہ مسخ بالحقیقت دنیا و آخرت مین حق ہے
اسکا انکار نہین ہوسکتا ہے اس بارہ مین آیات و احادیث وارد ہین کقوله تعالی وجعل
منهم القردة والخنازير یعنی اللہ تعالی نے انکو بندر و سور بنادیا وقال رسول اللہ صلعم
يحشر بعض الناس على صورة يحسن عندها القردة یعنی بعضے لوگ قیامت مین ایسی صورتون
مین اٹھائے جائنگے کہ اوسکی اعتبار سے بندر و سور اچھی معلوم ہونگے نیچری لوگ مسخ حقیقی کو
غیر ممکن و محال جانتے ہین حقیقت یہہ ہے کہ یہہ سب خود مسخ کردیے گئے ہین اور ان سے عقل انسانی
چہین لیگئی ہے اور حضرت شیخ علیہ الرحمہ معجزے کے قایل تہے اور فلسفیون کو پاگل و احمق سمجہتے
تہے حضرت ملا جامی علیہ الرحمہ نے نفحات الانس مین فتوحات مکیہ سے جو مشہور و معدہ تصانیف سے
شیخ کی ہے نقل کیا ہے کہ شیخ نے فرمایا کہ سنہ پانسو چہیاسی ہجری مین ایک عالم میری مجلس
مین حاضر ہوا کرتا تہا جسطرح مسلمان لوگ نبیون کو مانتے ہین نہین مانتا تہا خرق عادات و معجزات
کا منکر تہا جاڑیکی فصل تہے اور مجلس مین آگ سلگی ہوئی آتشدان مین رکہی تہی فلسفی نے کہا کہ
عوام کہتے ہین کہ قوم نمرود نے ابراہیم علیہ السلام کو آگ مین ڈالا لیکن وہ سنجلی صحیح و تندرست اوس
سے نکل آئے یہہ کیونکر ہوسکتا ہے آگ سے بچنا محال ہے وہ بالطبع و بالخاصیۃ جلانیوالی ہے اور جو آگ کا
ذکر قرآن مین حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قصہ مین ہے اوس سے نمرود کا غصہ مراد ہے اور اونکا آگ مین
ڈالنا اوسکا غصہ کرنا اور آگ کا ٹہنڈا ہونا غصہ کا موقوف کرنا ہے واقع مین کوئی آگ نہ تہی جب
فلسفی خاموش ہوا مینے کہا کہ اگر تو کہے تو ابراہیم عم پر اللہ تعالی نے جو آگ ٹہنڈی کردی ہے اسکی تصدیق تو
کرادون اور اس سے میری یہہ غرض نہین ہے کہ اپنی کرامت ظاہر کرون بلکہ تجکو جو معجزہ ابراہیم عم کے
کا انکار ہے اسکا رفع چاہتا ہون منکر نے کہا کہ ہرگز یہہ نہین ہوسکتا ہے پس مینے کہا یہہ آگ جو آتشدان مین رکہی
وہی ہے جسکو تو بالطبع جلانیوالی کہتا ہے کہا ہان تب مینے آتشدان کو اٹہا کر سب آگ اسکی دامن میں ایک ذرہ تک
چہوڑ دیا اور اپنے ہاتھ سے تہ و بالا کیا پہر اسکو نہ جلایا پہر اوس آگ کو آتشدان مین رکہدیا اور منکر سے کہا کہ تو
اس آگ مین ہاتھ دے جب وہ ہاتھ نزدیک آگ کے لیگیا جلگیا پس اوس نے کہا کہ مجکو معلوم ہوا کہ آگ کا

© rasailojaraid.com